Lesson No 109 (117 - 129) **Root Words**

تاب ← توب ← لوٹنا / پلٹنا

العسرۃ ← عسر ← تنگی

اس کی ضد یسر (آسانی)

کاد ← کادَ ← کسی کام کرنے کے قریب ہونا / کوئی کام کرنے پر آمادہ ہونا۔ (کوئی کام کیا نہیں لیکن قریب ہیں۔)

اکابہ فعل - میں سے ہیں یعنی قربت والے فعل - جب بھی آتا ہے اپنے ساتھ ایک اور فعل چاہتا ہے - ماضی / مضارع میں آتا ہے۔

یکاد البرق یخطف ابصارھم
کا فعل ہے

یزیغ ← زیغ ← ٹیڑھ / کجی۔

رحبت ← رحب ← کسی کا کشادہ ہونا، کھلا ہونا، مرحبا

ضاقت ← ضیق ← تنگی کے لیے

ملجا ← لجأ ← پناہ کے لیے۔

یرغبوا ← رغب ← رغبت ہونا / کسی چیز کو پسند کرنا۔
لیکن شروع میں "لا" آنے سے ← ناپسند کرنا۔

ظما ← ظمأ ← پیاس کے لیے ← "ذھب الظمأ وابتلت العروق
وثبت الاجر ان شاء اللہ" — دعا کے لیے drink افطار

نصب ← مشقت (Same RW) ← فاذا فرغت فانصب ۝ والی ربک فارغب ۝
گڑھا ہوا حصہ۔

① مخمصۃ ← خمص (ثلاثہ) ③ ← ایسی بھوک جس سے پیٹ ساتھ چپک جائے کہ حرام حلال ہو جاتا ہے۔
جوع - عام بھوک

یطئون موطئا ← و-ط-أ ← قدم بڑھانا، روندنا، کسی چیز پر چلنا

یغیظ ← غیظ ← غصہ کے لیے۔

ینالون ← نیل ← وہ چیز جو انسان ہاتھ میں پکڑ سکے۔ ان کے ایک بتوں کا نام نائلہ / نیل تھا۔

تفق ← فرق کرنا۔

لینفروا ← نفر ← 3 سے 10 تک کی جماعت ← نفری

لیتفقھوا ← فقہ ← کسی چیز کی سمجھ بوجھ حاصل کرنا۔

له باب تفاعل سے - محنت + مشقت کا مفہوم ان الفاظ میں پایا جائے گا۔

یحذرون ← حذر ← ڈرانا - تاکہ وہ لوگ اللہ کے عذاب سے بچ سکیں۔

غلظة ← غلظ ← سختی۔

انصرفوا ← صرف ← "یا مصرف القلوب صرفا قلوبنا علی طاعتک"
پلٹنا، پلٹائے جانا۔

عزیز ← عزز ← زبردست، بھاری، غالب

عنتم ← عنت ← جھکنا، تکلیف، عاجز ہونا۔

حریص ← حرص ← شدید خواہش، لالچی ہونا۔

العظیم ← عظم ← بڑی پیاری

Lesson No 109

Tafseer 117 - 129

مومنین + مخلصین کی تین اقسام کا ذکر - 117 + 118

1 قسم - نبی کریم + مہاجرین + انصار ← جنہوں نے بڑی تنگی میں آپ کا ساتھ دیا اور اسی تنگی میں آپ کا ساتھ دینے کو تیار رہے۔

آپ کی غلطی - مفسرین کے مطابق - وہ غلطی جس میں آپ نے منافقین کے عذر قبول کر کے اجازت دی تھی۔

صحابہ کرام کی غلطی - گرمی کا موسم + فصل تیار + لشکر کی تعداد تھوڑی + غربت ہو فصل کاٹنے کی بجائے جہاد پر چلیں - کام کی اہمیت کا بھی اندازہ ہے یعنی جہاد کی Importance میں دل تنگی کی طرف

حائل - عزیمت تھی تو دل تھا کہ فصل تیار ہے اسکی کٹائی کا وقت

لیکن صحابہ کو معاف کر دیا گیا انکی اعلیٰ خدمات کی وجہ سے۔

کیونکہ انہوں نے ساعۃ العسرۃ میں آپؐ کا ساتھ دیا۔

جنگ تبوک کے سفر کو "جیش العسرۃ" "تنگی کا قافلہ" بھی کہا جاتا ہے۔

اس کیلئے ضروری نہ تھا کہ پہلے وہ گناہ کرتے اور پھر توبہ کرتے پھر اللہ رب العزت متوجہ ہوں۔

یہاں انکی عزیمت کی حالت بتا کر بتایا جا رہا ہے اُن سے غلطی ہو گئی۔

- 1 کھجور دو دو لوگوں کو - کئی دفعہ گٹھلی ہی چوس کر اوپر پانی پیتے۔
- ایک سواری پر 10، 10 لوگ سوار۔
- پانی پینے کو میسر نہ تھا - سفر میں دور دور جاتے کہ پانی مل جائے مگر نہ ملتا اور انتہائی تنگی میں اونٹ کو ذبح کر کے اس کی اوجھڑی کو نچوڑ کر پانی پیا جو اگرچہ پینے کے قابل نہیں اور نہ ہی انسان تصور کر سکتا ہے۔

ایسے حالات میں آپؐ کا ساتھ دیا اُن سے شعوری/لاشعوری طور پر غلطیاں ہوں گئیں تو اُن کی اعلیٰ خدمات کی وجہ سے معافی کا اعلان۔

2 قسم - بعض مخلص صحابہ میں سے کچھ میں بھی جی چرانے کی بیماری آئی - شبہ ہو گیا - لیکن ایمان کے اعلیٰ درجے کی وجہ سے اپنی اس بیماری پر قابو پا لیا۔ تھوڑے تردد کے بعد۔

اُن صحابہ کی خلوتیں جلوتیں، آپؐ سے سیکھنے علم کیلئے انتظار، آپؐ کی تعلیمات پر انکی پیروی ، انکی قربانیاں دیکھیں

اچھے وقت میں سب ساتھ دیتے ہیں لیکن مشکل گھڑی میں کھڑے رہنا ۔ پہلا گروہ اس میں شامل ہے ۔

← دوسرے گروہ کے دل میں تردد اٹھ آیا تھا کہ کروں کہ نہ کروں ؟

باتیں سننا اور جگا کرنا ، دیوانے کہلانے جانا ،

ہے ابراہیمی نظر بڑی مشکل سے پیدا ہوتی ہے
ہوس چھپ چھپ کر بنا لیتی ہے سینوں میں تصویریں

(علامہ اقبال)

* شہرت ، واہ واہ ، تعریفیں ہمارے اجر کو کم کر دیتی ہیں ۔

← آپ کے صحابی ابو خیثمہ ؓ

انکی دو بیویاں تھیں دونوں نے گھر کو تیار کر کے ، باغ کو پانی دے کر خود کو تیار کر کے ، کھانا تیار کر کے شوہر کا انتظار کر رہی تھیں ۔ کہ انہوں نے جب اپنی دونوں بیویوں کے گھر دیکھے تو کہنے لگے

" خدا کی قسم ! میں تمہارے باغوں میں قدم نہیں رکھوں گا ! "

یہ اپنے باغ میں گئے

غزوہ تبوک سے جب پیچھے رہ گئے تو وہاں ٹھنڈا سایہ تھا جو بیویوں نے خوب پانی دے کر زمین کو خوب ٹھنڈا کیا ہوا تھا ۔ چٹائی کا فرش ، تازہ ٹھنڈا میٹھا پانی ، کھجور کے تازہ خوشے یہ سب عیش کا سامان دیکھ کر بجلی کی سی لہر دل میں دوڑ گئی ۔ کہنے لگے کہ

" افسوس ہے اس زندگی پر کہ میں تو ٹھنڈے سایے ، باغ و بہار کے مزے لوٹوں اور اللہ کا رسول ایسی تپش میں سفر کرے ۔ یہ خیال آتے ہی سواری منگوائی ۔ تلوار لی ۔ نیزہ سنبھالا اور چل پڑے ۔ اونٹنی تیز ہوا کی طرح چل رہی تھی ۔ "

← آپ صحابہ کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں دیکھا کہ دور سے کوئی سواری

CamScanner

آ رہی ہے گرد بھی اڑ رہی تھی - کوئی گھڑ سوار آ رہا ہے ۔

آپؐ نے دعا کی

" اللہ کرے یہ ابو خیثمہ ہی ہو - "

پھر وہ ہی نکلے تو انہوں نے اپنا واقعہ سنایا ۔

آپؐ نے کہا " کہ مومن کا تو ایمان ہی اس وقت تک پورا نہیں
اگر میں اسکو سب سے زیادہ عزیز نہ ہوں اللہ کے بعد"

یہ اللہ رب العزت متوجہ ہوا کہ انکے دل کو تردد سے نکال کر راہ راست پر لے آئے اور بھاگے چلے آئے ۔

118 ← : پچھلی آیت میں آخری حصہ میں توبہ کی بات ان 80 لوگوں میں سے جو غزوہ تبوک سے واپسی کے بعد آپؐ کے پاس عذر لے کر - 107 سچے تھے - 7 نے خود ہی سزا مقرر کر لی - 3 کا معاملہ ملتوی کیا گیا تھا ۔ انکی بات ہے ۔

آپؐ نے جب ان سے نہ جانے کی وجہ پوچھی تو ان تینوں نے سچ بتا دیا کہ کوئی عذر نہ تھا بلکہ سستی + کاہلی کی وجہ سے نہ گئے تو آپؐ نے انکا معاملہ ملتوی کر دیا ۔

پھر آپؐ نے حکم دیا کہ اللہ کا فیصلہ آنے تک ان سے معاشرتی بائیکاٹ کر دیا جائے - بات نہ کی جائے ۔

① کعب بن مالک
② ھلال بن امیہ
③ مرارۃ بن ربیع

} سچے مومن + اخلاص کا مظاہرہ بھی کر چکے تھے ۔

ھلال بن امیہ + مرارۃ بن ربیع ← بدری صحابی تھے

کعب بن مالک ← بدری صحابی نہیں تھے لیکن باقی سب غزوات میں شریک - اور اس اہم موقع (تبوک) پر سستی دکھائی

عبداللہ رب العزت نے پکڑ کر لی - آپ کے بائیکاٹ کا اعلان تھا کہ
انکی بیویوں سے بھی الگ کر دیا گیا تھا - مدینہ کی بستی میں کوئی
بات نہ کرتا تھا - بیویوں کو ان سے علیحدہ ہونے کا کہہ دیا گیا تھا۔

→ کعب بن مالک - بوڑھے + نابینا + معذور صحابی
ان کے بیٹے عبداللہ بن کعب انکا ہاتھ پکڑ کر
چلایا کرتے تھے -

جب آپ غزوہ تبوک کی تیاری میں شرکت کی دعوت دیتے میں
ہر دفعہ دل میں ارادہ کر لیتا اور گھر آ کر سستی کرتا - اسی طرح کرتے کرتے
لشکر کے چلنے کا وقت آ گیا پھر میں نے سوچا کہ 1 ، 2 دن بعد
لشکر سے جا ملوں گا اس میں سستی دکھائی اور یہ وقت بھی
گزر گیا - جب میں پیچھے مدینہ میں رہ جانے والے لوگوں کو
دیکھتا تو میرا دل کڑھتا کیونکہ ان میں زیادہ
(1) منافق (2) ضعیف (3) مجبور (معذور)
لوگ تھے -

→ غزوہ تبوک سے واپسی پر آپ نے حسب معمول مسجد میں آ کر
2 رکعت نماز پڑھی اور پھر لوگوں سے ملاقات کرنے بیٹھے۔
80 سے زیادہ آدمی تھے جنہوں نے آ کر بیٹھ بیٹھ عذرات پیش کیے
آپ نے ظاہری عذرات کو سن کر باطن کو اللہ پر چھوڑ کر
فرمایا " اللہ تمہیں معاف کرے "۔

→ پھر میری باری آئی آپ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور کہا۔
تشریف لائے آپ کو کس چیز نے روکا (مسکراہٹ
میں غصہ تھا) میں نے کہا کہ
اگر میں دنیا میں کسی اور کے سامنے پیش ہوتا تو باتیں بنا کر
راضی کر لیتا - باتیں بنانا تو مجھے بھی آتی ہیں - اور اگر اب میں
آپ کو راضی کر بھی لوں تو اللہ آپ کو پھر مجھ سے ناراض کر دے گا

البتہ اگر سچ کہوں تو مجھے امید ہے کہ اللہ میرے لیے کوئی توبہ کی
سبیل نکال ہی دے گا اور آپ کو سچ کہہ کر ناراض کر دوں۔
واقع یہ ہے کہ میرے پاس کوئی عذر نہ تھا میں جانے پر پوری
طرح قادر تھا۔

آپ نے کہا

"یہ شخص ہے جس نے سچ بات کہی اچھا پھر اٹھو جاؤ اور
انتظار کرو کہ اللہ تمہارے بارے میں فیصلہ فرما دے"

* میں جا کر قبیلے میں بیٹھا سب نے ملامت کی کیوں نہ
عذر دیا۔ میرا دل بھی اس طرف آیا کہ دے دینا چاہیے
پھر پتہ چلا کہ دو صالح لوگ اور بھی ہیں جنہوں نے ایسا ہی
عذر دیا ہے۔

* پھر آپ نے عام اعلان کر دیا ہم سے بائیکاٹ کا۔ وہ
دونوں تو گھر بیٹھ گئے۔ میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتا۔
بازاروں میں جاتا لیکن مجھ سے کوئی بات نہ کرتا۔
ایسا لگتا تھا کہ یہ زمین بالکل ہی بدل گئی ہے میں اجنبی
ہوں اور کوئی میرا واقف کار نہیں۔
میں نماز کیلئے جاتا تو حسب عادت آپ کو سلام کرتا اور دیکھتا
رہتا کہ آپ کے ہونٹ کب جنبش کریں گے جواب کیلئے۔
میں نماز میں نظر بچا کر آپ کی طرف دیکھتا کہ آپ کی نظر
بھی مجھ پر پڑتی ہے۔ لیکن ادھر تو یہ حال تھا کہ
آپ نماز میں مجھے دیکھتے رہتے لیکن جیسے ہی میں سلام پھیرتا
تو آپ نظر ہٹا لیتا جیسے میں ہوں ہی نہیں یہاں نظر نہیں
آتا۔
ایک دن دل برداشتہ ہو کر میں اپنے چچا زاد بھائی اور دوست
ابو قتادہ کے پاس گیا۔ اور ان کے باغ کی دیوار پر چڑھ کر

انکو سلام کیا۔ لیکن اس اللہ کے بندے نے کوئی جواب نہ دیا۔
پھر میں نے اس کو اللہ کی قسم دے کر سوال کیا کہ میں کیا اللہ
اور اسکے رسول ﷺ سے محبت نہیں کرتا؟ میں نے تین دفعہ یہ
پوچھا لیکن تین دفعہ وہ خاموش رہے چوتھی بار میں بس
اتنا کہا کہ "اللہ اور اسکے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں"
میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

← انہی دنوں میں میں ایک دن بازار میں تھا کہ شام کے نبطیوں میں
سے ایک شخص مجھ سے ملا اور اس نے شاہ غسان کا ریشم کے
کپڑے میں لپٹا ایک خط مجھے دیا۔ میں نے کھول کر پڑھا۔
اس میں لکھا تھا۔

کہ ہم نے سنا ہے کہ تمہارے صاحب نے تم پر ظلم کر رکھا ہے
تم کوئی ذلیل آدمی نہیں ہو نہ اس لائق ہو کہ تم کو ضائع
کیا جائے۔ ہمارے پاس چلے آؤ۔ ہم تمہاری قدر کریں گے۔
میں نے کہا یہ ایک اور آزمائش آئی ہے میں نے اسی
وقت اس خط کو چولہے میں جھونک دیا۔

۴۰ دن اس حالت میں گزر چکے تھے کہ آپ ﷺ کا
ایک آدمی آپ ﷺ کا حکم لے کر آیا۔
کہ اپنی بیوی سے بھی علیحدہ رہو میں نے کہا کیا طلاق دے دوں۔
کہا نہیں بس الگ رہو۔ میں نے کہا کہ تم اپنے میکے چلی جاؤ۔
اور اللہ کی طرف سے فیصلے کا انتظار کرو۔

← ۵۰ دن صبح کی نماز کے بعد میں اپنے مکان کی چھت پر
خود کی ذات سے بیزار ہو رہا تھا کہ اتنے میں کہیں
سے آواز آئی ← "مبارک ہو کعب بن مالک"
میں وہیں سجدے میں گر گیا پھر تو لوگ فوج در فوج
ایک دوسرے سے پہلے پہنچ کر مبارکباد دے رہا تھا کہ تیری

توبہ قبول ہوگئی۔

← میں مسجد نبوی کی طرف چل پڑا دیکھا آپ ﷺ کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا ہے میں نے پہنچ کر سلام کیا تو فرمایا

"تجھے مبارک ہو یہ دن تیری زندگی میں سب سے بہترین دن ہے"

میں نے پوچھا کیا یہ معافی رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہے؟ یا اللہ کی طرف سے ہے؟

← پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیات پڑھ کر سنائیں۔

پھر میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میری توبہ میں میرا سارا مال اللہ کی راہ میں دینا بھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کچھ اپنے لیے رہنے دو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے؟

پھر میں نے خیبر والا حصہ چھوڑ کر سارا مال اللہ کی راہ میں دے دیا۔

"پھر میں نے اللہ سے عہد کیا کہ جس بات پر اللہ نے میری معافی قبول کی ہے تمام زندگی اس پر قائم رہوں گا چنانچہ آج تک میں نے کوئی بات جان بوجھ کر خلاف واقعہ نہیں کی۔ اور اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ آئندہ بھی بچائے گا۔"

سستی + کاہلی - منافقت کی علامت - بس اسی وجہ سے پیچھے رہ گئے۔

← جب بیویوں سے علیحدگی کا کہا گیا تو ہلال بن امیہ کی زوجہ آپ ﷺ کے پاس گئیں کہ اللہ کے نبی وہ بہت بوڑھے ہیں چل بھی نہیں سکتے اپنا کوئی کام بھی نہیں کر سکتے۔ تو آپ ﷺ مجھے اجازت دیں کہ میں ان کی خدمت کیلئے ان کے ساتھ رہ لوں۔ آپ ﷺ نے اجازت دے دی مگر میاں بیوی کا تعلق قائم کرنے سے

منع کر دیا۔

← تو لوگوں نے کعب بن مالک سے کہا کہ آپ بھی اجازت مانگ لیں کہتے ہیں کہ میں جوان تھا اور مجھے لگا تھا کہ آپ مجھے اجازت نہ دیں گے اور میری بیوی بھی مجھے چھوڑ کر میکے جا چکی تھی۔

← اسلام اور کفر کی کشمکش میں۔ کفر کا ساتھ دینا تو دور کی بات اگر کوئی شخص بد نیتی سے نہیں نیک نیتی سے تمام عمر نیکیں عمر کے کسی ایک حصے میں کوتاہی برت جائے تو اسکی زندگی بھر کی عبادت گزاریاں / خدمت گاریاں خطرے میں پڑ جاتی ہیں۔

صحابہ جن کے ایمان میں ذرہ برابر شک نہیں انکا اتنا سخت محاسبہ۔ تو ہمارا کیا حال ہوگا۔

فرض کی کوتاہی میں سستی کرنا۔ انسان کو بڑے خطرے میں ڈال سکتا ہے۔ نیت نیک ہی تھی کہ میں کروں گی لیکن سستی نے آ کر پکڑ لیا۔ منافقوں کی علامت میں سے ایک علامت یہی ہے۔ نماز میں کوتاہی۔

← آپ ﷺ نے فرمایا

"اللہ کو وہ عمل بہت پسند ہے خواہ تھوڑا ہو لیکن مسلسل ہو۔"

* آپ ﷺ نے مشرکوں کو تو کچھ نہ کہا لیکن مومنوں کو جواز کے ساتھ معاملہ سخت۔ اپنوں پر مان ہوتا ہے اور سرزنش بھی وہیں ہوتی ہے۔

* اللہ + رسول ﷺ کی پہلی فوقیت * جھوٹ نہ بولیں
* ہونے پر سچ بولیں Realize ← توبہ کریں - اور قبولیت کی دعا -

← **کعب بن مالکؓ کہتے ہیں کہ** ایک صحابی تو گھوڑے پر سوار ہو کر مجھے خوشخبری دینے آئے تھے اور میں یہ اندازہ نہیں بھول سکتا کہ گھوڑے سے پہلے انکی آواز پہنچ گئی۔

* لوگوں سے سلام کا جواب، پیار، مسکراہٹ نہ ملا لوگوں بات کرنا چھوڑ دیں تو کیسا لگتا ہے۔ ذرا Imagine تو کریں۔ پھر سارے در چھوڑ کر اللہ کے در پر بیٹھے رہے تو اللہ رب العزت "اپنی مہربانی سے انکی طرف پلٹا"۔

یا اللہ عزت ہے، نیت ہے، یہ سب صدقہ کر دوں گا تیری راہ میں - جو ہے وہ صدقہ کر دو۔ عزت بھی بیٹھا دی اس سے زیادہ عاجزی کیا ہوگی؟

← ناراضگی کسی جب کھانا دیا جا رہا ہے کھائیں - بھول دیا جا رہا ہے ہیں۔ کسی ماں باپ کی ناراضگی پر، استاد کی ناراضگی پر آپ آگے سے ناراض ہو کر بیٹھ نہ جائیں گھر چھوڑ دیں - بلکہ اپنی غلطی کو realize کریں اور آگے بڑھ کر معافی کے طلب گار بنیں۔

" توبہ کی قبولیت میں اہم - اللہ کا ڈر + سچ بولنا - "

119- پیچھے رہنے کی وجہ — کیونکہ منافقین ابھی آباد تھے وہاں - انکی مجلسیں + انکی قول کا اثر بھی تھا - جب نیک لوگوں کی صحبت نہیں ملتی - تو نیکیوں میں کمی آنے لگتی ہے اور جنت سے دوری ہونے لگتی ہے۔

← "آدمی کے اخلاق اور بناؤ سنگھار میں اور اسی شخصیت کے بگاڑ میں - صحبت کا بڑا اثر ہے۔"

← **حضرت عمر فاروقؓ نے صحابہ سے انکی خواہشات کا پوچھا** کسی نے کہا احد پہاڑ جتنا سونا ہو اللہ کی راہ میں خرچ کر دوں۔ "لیکن عمر اللہ کی راہ میں لگاؤں۔"

صحبتِ صالح کی خواہش

آپؐ سے پوچھا گیا کہ آپؐ کی دو اہش کیا ہے؟ کہ میرا گھر صہیب رومیؓ، بلال حبشیؓ ایسے لوگوں سے بھرا رہے۔ اور میں ان سے تمنا رہیوں میں مستفید ہوں۔

120 ①* کیسے مدینہ کے اندر + اردگرد کے لوگوں نے گوارہ کر لیا کہ یہ لوگ پیچھے رہیں اور اللہ کا رسولؐ جہاد کے لیے نکل گئے۔

②* کیسے انہوں نے اپنی جانوں کی پرواہ کر کے آپؐ کی جان کو فوقیت کیوں نہ دی؟ اپنی جان کو زیادہ کیوں چاہا۔ آپؐ کی ذات کی طرف زیادہ رغبت کیوں نہ دکھائی،

(سفر طویل، روم سے مقابلہ مشکل، گرمی، فصل تیار)

کیا یہ سب مشکلیں صرف تمہارے لیے تھیں یا اللہ کے رسولؐ اللہ کے لیے نہ تھیں۔

* اللہ کی راہ میں نکلنے کی فضیلت + اور پیچھے رہ جانے والوں کا محاسبہ

اللہ کی راہ میں نکلنے والوں کیلئے ہر ایک قدم پر نیکی لکھی جاتی ہے۔ صالحین کی صحبت اختیار کرنے کی تلقین کی جا رہی ہے۔ -- پیچھے رہ جانے والے نئے مسلمان + آنے والے نئے لوگ۔

اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جو لوگ پیچھے مدینہ میں بیٹھے رہے ہیں انہیں جہاد میں جانے والوں کا دوست بننا چاہیے تھا۔ ان کے مددگار بنتے۔ آگے آتے بغیر ہچکچائے۔

* احسان کے درجے والی نیکی کا اللہ اجر ضائع نہیں کرتا۔

121 — ① ایک تو جہاد کی طرف جانا۔
② اللہ کی راہ میں کسی کی مدد کرنا۔
③ علم حاصل کرنے جانا۔

ایسے لوگ قربانیاں دینا جانتے ہیں اور آسائش کو چھوڑ دیتے ہیں، زندگی کچھ مشکل ہو جاتا ہے۔

← چھوٹا / بڑا جو قدم بھی تم اُٹھاتے ہو یعنی ایک ادنیٰ سے ادنیٰ روپیہ
ایک غرض کچھ بھی نیکی کی راہ میں دینے والے ہر قدم پر نیکی ہے۔
اور اس نیکی کے کام میں جو راستے / مسافتیں طے کیں۔
① جو کام کیے اُن کا بہترین بدلہ دیں۔
② احسان کے درجے کی نیکی — احسان کے درجے کا اجر۔

Imp
122 ← ہر علاقے سے کچھ لوگوں کو نکلنا چاہیے اور اللہ کے دین کا سمجھ بوجھ لے کر اپنے علاقے میں جا کر سکھائے۔
غزوہ تبوک میں — بدوی علاقے کے لوگ - کفر و نفاق میں زیادہ سخت ہیں۔ کیونکہ تعلیم نہیں پہنچی تھی اس لیے ہر علاقے سے نکلنے کو کہا - اور جا کر اپنے علاقے میں سکھائیں۔

دین کا علم نہیں عمومی تعلیم — بلکہ دین کی سوجھ بوجھ سیکھنے کو کہا گیا اور جس سے آپ کی خود کی ذات میں شعور پیدا ہوتا ہے
اور پھر آپ بہترین کی طرف آئیں - بغیر غلطی کے تدبر سے آگے سکھائیں۔
دین علم کی تدبیر — دین میں تفقہ + تدبر حاصل کرنا۔
آپ کی جماعت میں آ کر سیکھے اور آگے لوگوں کو سکھائیں۔
① عام لوگوں میں دین کی سمجھ بوجھ ، فہم ، کیوں حاصل کیا جائے اسکی تعلیم ڈالنا / دینا۔
② ایک عالم علم حاصل کرتا ہے اور ایک ہے فقیہ جو دین کی سمجھ بوجھ رکھتا ہے۔ "ایک فقیہ کو ایک عالم پر فضیلت ہے"
کیونکہ صرف دین کا علم پڑھ لینا کافی نہیں۔ جیسے کفار ، شیطان انکے پاس بھی بہت علم تھا۔ لیکن لفقہی (سمجھ، بوجھ) نماز / زکوۃ / روزہ / حج / حلال / حرام

ناپاکی، نجاست، آخرت کی تیاری، دنیا میں کیسے رہنا
پاکی سب کی سوجھ بوجھ ضروری ہے۔

تفقہ کے معنی ← امام اعظم ابو حنیفہ نے

Imp

"وہ انسان اُن تمام کاموں کو سیکھے جو اس کیلئے ضروری ہے اسی طرح اُن تمام کاموں کو بھی جان لے جن سے بچنا ضروری ہے۔"

"طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ"
آپ کی حدیث "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے"

← آپ سے کسی نے بنی اسرائیل کے دو آدمیوں کے بارے میں پوچھا

① نماز پڑھ لیتا پھر پورا دن لوگوں کو دین کی تعلیم دینے میں مشغول رہتا۔ — پہلا عالم

② روزہ رکھتا پھر پوری رات عبادت میں مشغول رہتا۔ دوسرا عابد

دونوں میں کون افضل ہے؟ آپ نے فرمایا
"اس عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے کسی ادنی آدمی پر ہے۔"

عالم — کا علم — کئی لوگوں تک اپنی گھروں تک اپنی نسلوں تک

عابد — کی عبادت — صرف اس تک محدود ہے۔

← آپ نے فرمایا۔
ایک فقیہ شیطان کے مقابلے میں ایک ہزار عبادت گزاروں سے قوی + بھاری ہے۔ (ترمذی)

← آپ نے فرمایا۔ (یعنی عمل ختم تو اجر ختم)
جب ایک شخص مر جاتا ہے تو اس کا عمل اور اجر ختم ہو جاتا ہے۔
لیکن تین اعمال ایسے ہیں جن کا اجر جاری رہتا ہے۔

① ایک صدقہ جاریہ (مسجد کی تعمیر وغیرہ)

② وہ علم جس سے لوگ بعد میں بھی فائدہ اٹھائیں۔ (شاگرد عالم بن گئے)
③ اولادِ صالح (جو انکے لیے دعا + اور صالح عمل کرتی رہے)۔
اس لیے ضروری ہے کہ مسلمانوں میں اللہ کا علم عام ہو
جائے اور اس کا اجر جاری رہے۔

→ آپ کی محفلوں میں صحابہ یہ ڈیوٹیاں لگاتے تھے کہ
جو بھی آپ کی محفل میں موجود ہوگا وہ دوسروں کیلئے
آپ کی تعلیمات کو ذہن میں یاد کرے اور دوسروں
کو بتائے۔

* کچھ لوگ یہ علم سیکھنے نکلے
* کچھ لوگ جہاد کیلئے نکلے } تاکہ روح تازہ رہے۔

اب یہ نہیں کہا کہ سب نکل پڑیں بلکہ کچھ لوگ
ضرور نکلیں تاکہ نمائندگی ہو جائے۔
اگر عام جہاد کی بات کردے امام تو سب کو نکلنا چاہیے
ورنہ سب کی پکڑ ہوگی۔

→ مفسرین کی اس آیت کے بارے میں دو رائے
① علم سیکھنے کے بارے میں
② جہاد کے بارے میں

خود علم لے کر صرف اپنے تک ہی محدود نہیں رکھنا آگے بھی
پھیلانا ہے۔ آگے بھی بتانا ہے۔ تاکہ لوگ اللہ کے ڈر سے
اللہ کی نافرمانی سے بچیں۔ اللہ کے عذاب سے بچیں۔

123 → پوری سورت کے مضمون کا خلاصہ ہے
تمہارے سیکھے دین، تمہاری دعوت کے سب سے زیادہ حقدار تمہارے
ارد گرد کے لوگ ہیں (یعنی ان میں تمہارے دین کا اثر نظر

ان سے سختی نہ کریں۔ ① معاہدوں، ایلچیوں، درختوں کے ساتھ ظلم نہ کرو۔ لاشوں کے ساتھ مُثلہ نہ کرو۔
② جنگ اپنے قریبی کفر سے کریں ← تاکہ Realistic ← درجہ بدرجہ آگے بڑھ کر دائرہ بڑھاؤ۔
③ ضرورت ہو تب کرو۔ کافر

آنا چاہیے۔ یہاں مہاجرین اخلاق کی وجہ سے انکی فطرت میں بڑھ کر تبدیلی آئے۔

منافقین سے اب سختی۔ کیونکہ بحیثیت قوم کے وہ تمہارے دشمن ہیں۔ اگر نرم پڑو گے تو تمہیں اپنے مقاصد کیلئے استعمال کرنے لگیں گے۔ اس لیے ان سے سختی سے پیش آؤ۔

اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔

کیونکہ اللہ رب العزت کو بہت پسند ہے کہ لوگ اللہ سے ڈریں کیونکہ ڈرنے کا حق یعنی ایسی ذات جس سے ڈرا جائے وہ صرف اللہ ہی ہے"۔

جنگ کی Strategy دشمن کے ساتھ سختی کے بعد متقی کی بات یعنی معذور ہو ایسا نہ ہو کہ ساتھ اللہ کا قانون دھیان میں رکھو۔

124 - منافقین کا رویہ (نفاق کا مرض)

① مدینہ کے جتنے بھی منافق تھے تو ظاہری طور پر ان لوگوں کو مسلمانوں کی محفلوں میں حاضری دینی پڑتی تھیں۔ کیونکہ منادی کرائی جاتی تھی کہ آکر وحی کو سُن لیں۔ کہ کیا حکم آیا ہے۔ ① وہ جب سُن کر کہتے تھے کہ بھئی کون ہے جسکا ایمان بڑھا ہے یعنی مذاق اڑاتے تھے۔

② یا یہ کہتے تھے کہ جمع اعمال میں آئیں شام کو نکل جائیں۔

③ مومنین اللہ کا حکم سُن کر اپنا ایمان بڑھتا محسوس کرتے تھے اور اس بات پر خوش ہوتے تھے۔

125 - سورت کے آنے پر اللہ کے احکام آنے پر - منافقوں کے دلوں میں یہ مرض کو مزید بڑھا دیتا تھا۔ اور وہ پلیدی میں مزید بڑھ جاتے ہیں۔

اللہ انکو (منافقوں) کو رسواہ کر دیتے تھے انکی اصلیت کھول کر وحی کے ذریعے بتا کر۔ پھر بھی مسلمان ہوئے نہیں لگتے

126- منافقین مخاطب ہے کہ یہ لوگ کیوں نہیں سوچتے کہ وہ آزمائے
جاتے ہیں۔

* یعنی جب بھی کوئی آیت آتی تو اس میں اللہ کا حکم ہوتا کہ یہ کرو۔
* سورۃ التوبہ آتی تو غزوہ تبوک کا کہا گیا

اب یہ لوگ یہ سب کرنا تو نہیں چاہتے تھے لیکن مسلمانوں کے
درمیان بھی رہنا چاہتے تھے۔

← ان کا حال ایسا ہوتا تھا جیسے انکی جان ہی نکل جائے گی۔

← ایسے حالات فرق کر دیتے ہیں۔ خالص کو کھوٹے سے
فرق کر دیتے ہیں۔

* سونے پر سہاگہ

کہ یہ توبہ نہیں کرتے مطلب اتنی سختی ہے ان کے دلوں میں۔
نیکی کی طرف، اللہ کی طرف پلٹتے نہیں ہیں

← یہاں ایک بار - دو بار سے مراد گنتی نہیں۔
بلکہ انکی مسلسل آزمائش کا سلسلہ ہے اور
انکا مسلسل نتائج دیکھ کر بھی مسلسل انکار،
انکا مسلسل اپنے مرض میں بڑھتے چلے جانا ہے۔

127- قاعدہ کیا تھا وحی کو لوگوں تک پہنچانے کا ←

اہل ایمان ← بہت خاموشی سے سنتے ہر حکم کے ساتھ
ایمان کو بڑھتا پاتے۔ اور عمل بجا لاتے۔

منافقین ← سارے پابند ہوتے آتے، آنا ہی نہیں چاہتے
لیکن منظر عام پر نہیں آ سکتے اس لیے وہ وہاں بس
بیٹھنا پڑتا ہے رسول ﷺ کے خطبے سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔
ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں کہ کوئی نہیں دیکھ رہا بس
خاموشی سے کھسک جاؤ۔ آنکھوں آنکھوں

* الفانے بعد کے مسلمانوں کا ← اللہ کا تقوی
اپنا personal Grudge نہ رکھیں ۔

ہیں اشارہ کر دیتے ہیں ۔

ہدایت تو وہ دولت ہے جو چاہ پر ملتی ہے ۔
ایمان کا حقدار بھی یہی لوگ ہیں ۔

← لیکن جو منزل میں بڑھنا چاہیے تو پھر بڑھے کوئی پرواہ نہیں ۔ پھر وہ پھرنا چاہتے تھے تو اللہ نے بھی پھیر دیا ۔

← ابن آدم دنیا میں آیا بھی روتا ہوا (ماں کا بطن اسکی جنت)
ابن آدم جاتا بھی روتا ہوا ہے (آخرت سے جنت کا گمان نہیں)
دنیا کو اپنی جنت سمجھ کر چھوڑنا نہیں چاہتے ۔
↓
اصل میں گمان نہیں ہے نہ کہ جو آگے ملنے والا ہے یہاں آنے گا وہ کیسا ہے اسکا اصل کیا ہے اسکی نعمت کیسی ہے ۔

اصل دولت تو ایمان + قرآن کی دولت ہے

← سورۃ توبہ کی آخری آیات پوری سورت کا نچوڑ { 128 + 129

① آپ کی بعثت کے عظیم مقصد کا احساس جتلایا جا رہا ہے ۔

آپ کو یہ بات بہت گراں گزرتی ہے اگر مومنوں کو شکست، زوال، پیچھے رہ جانا، ایمان میں رہتے لغزش میں پڑ جانا ۔ بہت تکلیف دیتی ہے پریشان کرتی ہے ۔

② آپ ہماری فلاح کے حریص ہیں ۔ اس میں آپ کا کوئی فائدہ نہیں ۔ بلکہ ہمیں وہ خیر کی راہ پر دیکھنا

چاہتے ہیں۔ جیسے شفیق والدین چاہتے ہیں کہ ہمارے
بچے ہر چیز کے مالک بن جائیں۔ ہر بُرائی کی عادت ان میں
نہ ہو۔ ہر اچھی بات کو یہ کریں۔

ایسے ہی جو کہ ایک شفیق انسان تھے اُن کا
تم پر نبی بن کر آنا ایک ایسا احسان ہے جسکا کوئی
بدل نہیں اور ہمیں اسکا احساس نہیں۔

← صادق و امین کہلایا جانے والا آدمی نبی بن کر آیا تو لوگ
جان کے دشمن بن گئے۔ اپنے گھر مکہ سے نکالے
گئے۔ طائف سے پتھر کھائے کیوں کھائے؟ کیا
ضرورت تھی؟ صرف ہمارے لیے تو پھر ہم کس
راہ پر ہیں؟

اللہ رحیم ہے اور آپؐ بھی کوشش کر کے رحیم
کی صفت ظاہری ہوتی ہے۔
طائف، اہلِ مکہ کیلئے دعا کو رہے بددعا نہیں دی۔
رؤوف ← آپؐ کی صفت ← "اس شخص کو جو کسی
کی مصیبت کو دیکھے تو فوراً دل پسیج جائے، رحم کا خیال
آجائے۔ جو آپ کو تکلیف میں دیکھ نہ سکے"۔
قرآن میں ہے ← حتیٰ کہ آپ اپنے آپ کو ذبح کر لیں گے اور یہ ایمان نہیں لاتے
← آپؐ فرماتے ہیں۔
"کہ میں تم کو کمر سے پکڑ پکڑ کر جہنم کی آگ سے بچانا چاہتا
ہوں اور تم ایسے ہو کہ جیسے پروانے ہیں جو آگ میں گرے
جاتے ہیں"۔

ہم بزرگوں نے آپؐ کے احسان کا کیا جواب دیا؟
اُن سیرت کا ، اُن احادیث کا ، آپؐ کے عمل کا ، آپؐ
کی قربانیوں کا — سوال یہ ہمارے ہے۔

← **آپؐ نے فرمایا**

"میرے صحابہ تو ستاروں کی طرح ہیں اگر تم ان میں سے
کسی ایک کی پیروی بھی کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے۔"

129 — ⊙ اگر یہ آپؐ سے منہ موڑتے ہیں تو آپؐ بھی کہہ دیجیے
"کہ اللہ ہی میرے لیے کافی ہے"

وہ چاہتے تھے کہ جس گلے سے آپ تبلیغ کا کام کرتے ہیں وہ ہی
بند کر دیں نعوذ باللہ۔ دل بڑا اداس ہوتا ہے جب کوئی
جواب نہیں دیتا۔ آپؐ پر اوجھڑی ڈالی جاتی۔ آپؐ ان کی آخرت کی
فکر کرتے اور وہ اس کا نعرہ بنانا چاہتے تھے۔
آپؐ امرِ مشک چھڑک رہے وہ گندگی پھینک رہے ہیں۔

← **یہ دعا پڑھی**

"حسبنا اللہ ونعم الوکیل ونعم المولیٰ ونعم النصیر"

* **حضرت ابراہیمؑ نے آگ میں کودتے وقت**
* **آپؐ نے غزوہ بدر کی سخت رات میں**

← ایک اللہ ہے یعنی اگر تم دعوت پر نہیں آتے، تبلیغ کی
طرف رجوع نہیں کرتے تب بھی وہ اللہ کافی ہے۔ میرے لیے
اللہ کی بڑائی — وہ ہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

**اور میں نے اسی رب کو اپنا وکیل بنا لیا اپنے سارے امور
اسکے سپرد کر دیے۔ وہ ہی ٹھیک کرے گا۔ میری
قوت، جمعیت سب کا مالک اللہ ہے اور وہ ہی سنوارے
گا۔**

Strongest Back I have them
no one can defeat.

* غارِ ثور — آپؐ ابوبکرؓ سے "ڈرو نہیں ابوبکر اللہ ہمارے ساتھ ہے"۔

⬅ ان آخری آیات کی فضیلت میں روایات

← حضرت ابودرداء فرماتے ہیں کہ

جو شخص صبح شام یہ آیتیں پڑھے گا تو اللہ رب العزت اس کے تمام کام آسان کر دے گا۔

مصیبت + پریشانی کے وقت یہ آیتیں پڑھ دیں۔

اسی طرح سے دعائیں جو ہماری بہت بڑھائی ہیں مصیبت کے وقت۔